بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اُس کے لئے سرائے میں جگہ نہ تھی

Because there was no room for them in the inn.
Luke 2:7

Dr. Charles L. Fenberg Th.D., Ph.D.

1st Time Published in December 20th 1961
January 25, 2007
www.noor-ul-huda.org

بقلم جناب ڈاکٹر چارلس ۔ایل۔ فین برگ ۔ٹی ایچ۔ڈی پی ایچ ڈی

(مترجمہ مدیر)

اوران کے پہلوٹھابیٹا پیدا ہوا۔آپ (مریم بتولہ) نے اسے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھ دیا کیونکہ ان کے لئے سرائے میں جگہ نہ تھی۔

(انجیلِ عیسیٰ پارہ لوقا رکوع ۲ آیت ۷)

Dr. Charles Feinberg
1909-1995

رومی حکومت کے فرمان کے تحت جزیہ کی فراہمی کی غرض سے مردم شماریاں ہوا کرتی تھیں اور ہر فردِ بشر کو اپنے شہر میں نام لکھوانا پڑتا تھا۔ حضرت مریم بتولہ حمل سے تھیں۔اس لئے لازماً اُنہیں بڑی آہستگی سفر کرنا تھا۔ قبل اس سے کہ وہ بیت لحم میں پہنچے وہ چھوٹا سا گاؤں بھر چکا تھا۔ایسی چھوٹی سی جگہ میں عموماً ایک ہی سرائے ہوتی تھی۔جب سرائے بھر گئی تو حضرت مریم بتولہ کو مجبوراً حضرت یوسف کے ساتھ اصطبل میں جانا پڑا۔ وہاں سیدنا عیسیٰ مسیح کی مبارک پیدائش ہوئی اور آپ کو آپ کی والدہِ ماجدہ نے چرنی میں رکھ دیا جہاں جانوروں کو چارہ کھلایا جاتا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اِس کی وجہ مہمان نوازی کا فقدان نہ تھی ۔بلکہ شائدیہ کہ حضرت یوسف نے اپنے وہاں پہنچنے کا پیشگی میں انتظام ہی نہیں کیا تھا۔ عین ممکن ہے کہ اُنہیں اپنے کسی دوست کے ہاں یقیناً جگہ ملنے کی اُمید تھی۔ لیکن جب حضرت یوسف وہاں پہنچے تو اُن کے مہمان خانہ پر کوئی اور شخص قابض ہو چکا تھا۔کچھ بھی ہو اس صورتِ حال میں بھی ہمارے قلوب کے لئے عظیم صداقتیں پنہاں ہیں۔

مضائقہ نہیں اگر اس بات کو بار بار دہرایا جائے لیکن یہ حقیقت ہے واقعی بڑی عجیب اور حیرت انگیز کہ آپ کی آمد کے بے شمار وعدوں کے باوجود حالانکہ ملائک ملااعلیٰ پر آپ کی حمد و تمجید میں نغمہ سرا ہو کر آپ کی پیدائش کی خوشخبری دے رہے تھے۔ آپ ایسی بے خبری سے آئے کہ کوئی آپ کو پہچان بھی نہ سکا۔ جب آپ آئے اور آپ کو سرائے میں جگہ دینے سے انکار کیا گیا۔ تو یہ اسلئے ہوا کہ آپ درِ جنت ہمارے لئے کھول دیں اور عارضی ملاقات کے لئے نہیں بلکہ ہمارے ابدی قیام اور ورثہ کے طور پر۔

انگریزی شاعر کیبل اپنی ایک نظم میں جس کا ترجمہ کچھ یوں ہو سکتا ہے کہتا ہے!

ایک نوزائدہ کے کپڑوں میں لپٹا اور چرنی میں رکھا ہوا بچہ ہر دیار و ملک کی اُمید

اور جلال، ساری دنیا کی اعانت اور دستگیری کے لئے آیا ہے۔ اُس کے پنگوڑے پر کوئی باامن

گھر تبسم نہیں تھا۔ مہمان اُس جگہ جہاں وہ شاہی طفل محو خواب تھا بڑے ناشائستہ انداز میں گنواروں کی طرح آتے جاتے تھے"(لفظی ترجمہ)

نہ صرف اپنی پیدائش کے وقت سیدنا مسیح کے لئے کوئی جگہ نہ تھی بلکہ اپنی زندگی میں بھی سیدنا مسیح کے لئے کوئی جگہ نہ تھی

مقدس یوحنا نے ٹھیک لکھا ہے: "وہ اپنے گھر آیا اور اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا"(یوحنا ۱: ۱۱)۔ ناصرت میں بھی آپ کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ جب آپ ناصرت کے عبادت خانہ میں آئے جہاں آپ اکثر جایا کرتے تھے تو آپ کو یسعیاہ نبی کی پیشینگوئی پڑھنے کو دی گئی۔ یسعیاہ ۶۱: ۲ میں مندرج مسیح موعود سے متعلق پیشینگوئی پڑھنے کے بعد جب آپ نے اُسے اپنی ذاتِ خاص سے منسوب کیا تو سامعین قہر آلود ہو کر آپ کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے کہ آپ کو سر کے بل گرادیں (لوقا ۴: ۲۹)۔ نہیں ناصرت میں آپ کے لئے جگہ نہ تھی۔

علاوہ بریں کفر نحوم میں بھی آپ کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ جب آپ نے گدرینیوں کے ملک کے دو آدمیوں میں سے بدروحیں نکال تھیں تو اس پر کچھ کم شور و غوغا نہ مچا تھا۔ بطور نتیجہ سارا شہر آپ کو ملنے کیلئے کھڑا ہوا نہ آپ کا خیر مقدم کرنے یا آپ کو کل روحوں پر مختارِ مطلق قرار دے کر آپ کی جگہ بیکار پکارنے کیلئے نہیں بلکہ آپ کی منت کرنے کو کہ آپ اُن کی سرحدوں سے باہر چلیں جائیں (انجیل شریف راوی حضرت متی رکوع ۸: ۲۴)۔

پھر سامریہ میں بھی آپ کے لئے جگہ نہ تھی۔ جب سیدنا عیسیٰ مسیح کو معلوم ہو گیا کہ آپ کا اس دنیا سے رحلت فرما جانے کا وقت قریب آگیا ہے۔ تو آپ نے سینہِ سپر ہو کر یروشلیم جانے کو کمر باندھی کہ کوہِ کلوری پر گنہگاروں کے لئے اپنی جانِ شیریں قربان کریں۔ جب آپ کے قاصد آپ کے آگے آئے کہ سامریوں کے ایک گاؤں میں سے گذر کر آپ کے لئے تیاری کریں۔ تو اُنہوں نے آپ کو ٹکنے نہ دیا کیونکہ آپ کا رُخ یروشلیم کی طرف تھا۔ (لوقا ۹: ۵۳)۔ نہیں نہیں! سامریہ میں بھی آپ کے لئے جگہ نہ تھی۔

علی ہذاالقیاس یہودیہ میں بھی آپ کے لئے جگہ نہ تھی۔ ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کے بھائی تو ٹھیک طور سے عیدِ خیام منانے کے لئے یروشلیم جا سکتے تھے لیکن آپ یہودیہ میں پھرنا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے کہ یہودی آپ کے قتل کی کوشش میں تھے۔ آپ کا قوم کی مذہبی زندگی میں دخل دینا ناپسندیدہ فعل تھا۔(یوحنا ۷: ۱) نہیں، یہودیہ میں آپ کے لئے جگہ نہ تھی۔

آپ کو تو اپنی زندگی میں سر دھرنے کو بھی جگہ نہیں ملی تھی۔ حالانکہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے (متی ۸: ۲۰)۔ جب آپ کی موت وقت آیا تو آپ صلیب پر مرے، گویا نہ تو زمین پر آپ کے لئے جگہ تھی نہ آسمان میں، وہاں آپ بالکل تنہا تھے۔ مسیح کی تنہائی حقیقی اور ہمہ جاتی تھی۔ آپ سچ مچ آدمیوں میں حقیر مردِ غمناک تھے۔(یسعیاہ ۵۳)۔

دمِ ولادت مسیح کو سرائے میں جگہ نہ ملنا افسوسناک بات تھی، لیکن اپنی زمینی خدمت میں عوام کے دلوں میں آپ کو جگہ نہ ملنا زیادہ قابلِ افسوس بات، تاہم یہ بات بھی اُتنی ہی سچ ہے کہ آج

اُن لوگوں کے دلوں میں جو آپ کے نام سے کہلاتے ہیں سیدنا مسیح کے لئے کوئی جگہ نہیں

جیسے مارتھا کے گوناگوں فرائض کی وجہ سے مسیح اُس کی زندگی سے خوارج تھا۔ ویسے ہی بہت لوگوں کے دلوں میں جو اُس کے نام کا دم بھرتے ہیں اُس کے لئے کوئی جگہ نہیں (لوقا ۱۰: ۴۳)۔ دنیاوی تفکرات اُسے عوام کی زندگی سے خارج کئے رکھتے ہیں۔ انہیں کبھی اس بات کی، کبھی اُس بات کی فکر کسائے جاتی ہے۔ نتیجہ جس کا یہ ہوتا ہے کہ وہ دل جس میں ہر روز سینکڑوں خیال نکلتے رہتے ہیں، سیدنا مسیح کو اپنے اندر نہیں آنے دیتا۔ بیماریاں، نقصان اور خسارے، قسم قسم کے بوجھ، خطرات، فکریں، مسیح کو بہتوں کے دلوں سے جو کہتے ہیں کہ اُنہیں اُس کا عرفان حاصل ہے، خارج کئے رکھنے کا کام کئے جاتے ہیں۔ پھر دینوی مسرتوں کا بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ لوگ اس زندگی کی عشرتوں میں اس قدر مستغرق ہو جاتے ہیں کہ ابدی زندگی کی باتیں اُن کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہیں۔ روزمرہ کے فرائضِ زندگی بھی آئے دن بڑھتے جاتے ہیں کہ مسیح کے لئے یا اُن باتوں کے لئے جو اُسے عزیز کوئی وقت نہیں دیتا۔ صد افسوس کہ گناہ بھی مسیح کو زندگی کے مرکز سے نکال پھینکنے میں بڑی عجیب اور موثر قوت رکھتا ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں مسیح کے لئے کوئی جگہ نہیں، بسا اوقات اپنے دلوں میں کسی ایسے گناہ کی پرورش کر رہے ہوتے ہیں جسے ترک کرنے کو وہ تیار نہیں ہوتے۔ جب مسیح کو اُس جگہ پر جس کا وہ مستحق ہے متمکن کیا جاتا ہے تو وہ ہر غیر چیز کو وہاں سے باہر نکال پھینکتا ہے۔ جب اور چیزیں پہلے اندر داخل ہو جاتی ہیں تو وہ اُسے باہر رہنے دیتی ہیں۔ انسان کی زندگی میں گناہ کا اثر یہ ہوتا ہے خواہ وہ شخص مسیح کا پیرو ہونے کا مدعی ہو یا نہ ہو، جیسے ایک پیالہ خالص پانی میں ایک بوند روشنائی کی ڈال دی جائے اور وہ ایک قطرہ معلوم طور پر سارے پانی کو ناپاک کر دے۔

اپنے چو گرد نظر ڈالئے اور دیکھئے کہ مسیحی ممالک کے نظم و نسق میں کبھی ایسی کوئی جگہ نہیں۔ وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے لیکن کوئی ملک ایسا نہیں جہاں حضرتِ انسان سرکاری انتظام اُس کے ہاتھوں میں سونپ دے۔ عقلی معاملات میں بھی مسیح کے لئے جگہ نہ تھی۔ وہ الٰہی استاد ہے۔ کسی شخص نے آج تک ایسا کلام نہیں کیا۔ سب لوگ یہی پوچھتے تھے کہ اُسے ایسی حکمت، جس کا وہ ہر وقت مظاہرہ کیا کرتے تھے۔ کہاں سے ملی! لیکن غیر نجات یافتگان میں سے کتنے لوگ ہیں جو اپنی ذہنی کشمکش میں اُسے مشاورت کرتے ہیں۔ پھر اُسے روحانی اُمور میں بھی کب جگہ دی جاتی ہے! بعض مذہبی قائدین کو جو محض انسان ہیں۔ مذہبی معاملات میں اُسے سے کہیں بڑھ چڑھ کر فوقیت دی جاتی ہے۔ کتنے ہیں جو اُس کے اہم ترین انتباہ کو کہ خدا کہ بادشاہی کو دیکھنے یا اُس میں داخل ہونے کے لئے از سرِ نو پیدا ہونا ضرور ہے۔ قابلِ التفات سمجھتے ہیں؟ (یوحنا ۳: ۳) بہت لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ کہنے کو تیار ہیں کہ اُنہیں نجات دہندہ کی حاجت نہیں۔ فقط نمونہ درکار ہے۔ جب ہم اس حقیقت کو معلوم کر چکتے ہیں کہ حضرتِ انسان اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ ہے تو ہمیں اُس مردہ کی مثال جو افسیوں ۲: ۱ میں مرقوم ہے، بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ ہاں، وہ شاہِ جلال ہماری روح کے پُر محبت کاشانہ کا طلبگار ہے۔ اے کاش وہ ہم سب کو اُسے یہ جگہ یعنی اپنا دل دینے کے لئے آمادہ و رضامند پائے!